بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

القاسم

القاسم بلیٹن: ۰۱

پیشکش

ربیع الأول ۱٤٤۲ ھجری

بابری مسجد کی شہادت
مومنوں کے لئے ایک اہم انتباہی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعۡضَہُمۡ بِبَعۡضٍ لَّہُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذۡکَرُ فِیۡہَا اسۡمُ اللّٰہِ کَثِیۡرًا ؕ وَلَیَنۡصُرَنَّ اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ

ترجمہ: اور اگر اللہ لوگوں کے ایک گروہ (کے شر) کو دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا رہتا تو خانقاہیں اور کلیسا اور عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا ذکر کثرت سے کیا جاتا ہے، سب مسمار کردی جاتیں۔ اور اللہ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس (کے دین) کی مدد کریں گے۔ بلاشبہ اللہ بڑی قوت والا، بڑے اقتدار والا ہے۔
سورۃ الحج، آیت نمبر ٤۰

۳۰ ستمبر بروز بدھ لکھنؤ کی ایک خصوصی سی بی آئی عدالت نے ٦ دسمبر ۱۹۹۲ کو ایودھیا میں بابری مسجد گرائے جانے کے معاملے میں فیصلہ سناتے ہوئے ٤۹ ملزمین میں سے زندہ رہنے والے ۳۲ میں سے تمام

ملزمین کو بری کر دیا۔ تعجب کی بات ہے کہ ہر ہندوستانی اور دنیا بھر کے انصاف پسند لوگوں کی رائے کے برعکس ہندوتوا وادی ملزمین بری ہو گئے ہیں۔ جج سریندر کمار نے ۳۲۸۰ صفحات پر مشتمل فیصلے میں کہا کہ ۶ دسمبر کو جو کچھ ہوا وہ ایک اچانک پیش آیا حادثاتی واقعہ تھا اور ملزمین کے خلاف کوئی پختہ ثبوت نہیں ملے، بلکہ ملزمین کے خلاف مشتعل کارسیوکوں کو روکنے کی کوشش کی گئی تھی۔

حالانکہ ان ہندوتوا وادیوں کی طرف سے لوگوں کو بھڑکا کر جمع کرنے پر انکے ہاتھوں سے بابری مسجد کو منہدم کرنے کی ویڈیوز اور تصاویر موجود ہیں۔ جب سینٹرل انویسٹی گیشن ایجنسی نے یہ ویڈیوز عدالت میں پیش کیں تو جج نے بے شرمی کے ساتھ انہیں ترمیم شدہ ویڈیوز بتاکے کمیشن کی رپورٹ کو مکمل طور پر پس پشت ڈال کر تمام ویڈیوز کو جھٹلا کر اسے مسترد کردیا۔

در حقیقت ہندوتوا عدالت سے انکے بارے میں انصاف کی توقع کرنا ہی ایک طرح کی بے وقوفی اور حماقت ہے کیونکہ بابری مسجد انہدام کیس میں فیصلے سے پہلے جب رام مندر کا فیصلہ طے کر لیا گیا تھا اور وہاں رام مندر کی تعمیر کا کام بھی شروع کیا گیا تھا تو پھر مسجد کو منہدم کرنے کا کیا جرم باقی رہتا ہے؟

اے پیاری امت مسلمہ!

یہ سارے واقعات کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہیں، کوئی الگ تھلگ سانحہ نہیں ہیں۔ سن ۱۸۲۲ میں پہلی مرتبہ رام مندر کی جگہ پر بابری مسجد کی تعمیر کی دعوی کرنا، ۲۳

دسمبر ۱۹۴۹ کو مسجد کے مرکزی گنبد کے نیچے سادھو سنتوں کا رام اور سیتا کے مجسموں کا رکھنا، پھر مسلمانوں کی طرف سے اس مجسمے کو ہٹانے کی کوشش کرنے کی وقت سرکار کی طرف سے مسجد کو متنازعہ علاقہ قرار دیتے ہوئے مسجد کو بند کردینا، ۲۵ جنوری ۱۹۸۶ کو راجیو گاندھی کا بابری مسجد کو ہندو پنڈتوں کے لئے کھول دینا، ۶ دسمبر ۱۹۹۲ کو بی جے پی، وشو ہندو پریشد اور شیوسینا کی حمایت میں سابق نائب وزیر اعظم ایل کے اڈوانی، سابق مرکزی وزیر مرلی منوہر جوشی، مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلی اوما بھارتی اور اترپردیش کے وزیر اعلی کلیان سنگھ سمیت دیگر متعدد ہندو قائدین کی موجودگی میں پولیس انتظامیہ کے تعاون اور غیر فعال کردار سے بابری مسجد کو مسمار کرنا، ۹ نومبر ۲۰۱۹ کو بابری مسجد کو منہدم کرکے رام مندر کی تعمیر کا سپریم کورٹ کے فیصلے کا اعلان اور مودی کی موجودگی میں رواں سال ۵ اگست کو کرونا ماحول میں ہی بھومی پوجن اور رام مندر کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھنا اور آخر کار گذشتہ ۳۰ ستمبر کو بابری مسجد انہدام کیس کے تمام ملزموں کو سی بی آئی عدالت کی طرف سے باعزت بری کردینا- یہ سب منصوبہ بندی کے ساتھ ہوا۔

ان تمام سرگرمیوں کے ذریعہ ، وہ ایک خاص مقصد کی طرف آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ پورے ہندوستان میں رام ریاست قائم کرنا ہے۔ اس کا روشن عیاں ثبوت ہے ۱۱ دسمبر ۲۰۱۹ کو ہونے والے متنازعہ سی اے اے ایکٹ کی منظوری۔ کیونکہ ایسا کرکے وہ پسماندہ مسلمانوں کو شہریت سے محروم کر کے رام راج کے قیام کی راہ ہموار کررہے ہیں۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ان ہندو فریب کاروں کا نشانہ صرف ہماری بابری مسجد ہی نہیں، بلکہ ہر گلی کی ہر مسجد ہی ان کا نشانہ ہے، جیسا کہ ہم نے رواں سال فروری کے ہنگاموں میں دیکھا ہے۔ اُنہوں نے دہلی میں مسجد کے میناروں پر ہندوتوا کے جھنڈے لٹکائے، مسجد کے اندر بم رکھ کر دھماکے سے مسجد کو اڑا دیا۔ وہ اپنے مشن کی تیاری پوری کرچکے ہیں۔ وہ اپنا رنگ تبدیل کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنا مشن مکمل نہ کرلیں اور ان کا مشن ہے ہندوستان کو مسلمانوں سے خالی کروانا یا مسلمانوں کو نچلے طبقے میں تبدیل کرنا۔ ان کی یہ دشمنی ہمارے ایمان سے ہے ، ان کی دشمنی ہمارے کلمہ سے ہے ، ان کی یہ دشمنی ہماری نمازوں سے ہے ، ان کی یہ دشمنی ہمارے وجود سے ہے۔

اے محمد بن قاسم اور محمود غزنوی کے جانشین

بابری مسجد سے متعلق ان عدالتی فیصلوں کی تہہ سے لے کر سیکولر ریاست کے خواب میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے یہ بات ثابت کردی ہے کہ ہندوستان میں ہم مسلمان کتنے ہی سیکولرازم اور پرامن بقائے باہمی پر یقین رکھتے رہیں ، کانگریس اور بی جی پی سے قطع نظر ہندو اپنے رام راج کے لئے کام کرتے رہیں گے۔ لئے یہ بات ثابت کردی ہے کہ ہندوستان میں ہم مسلمان کتنے ہی سیکولرازم اور پرامن بقائے باہمی پر یقین رکھتے رہیں، کانگریس اور بی جی پی سے قطع نظر سارے ہندو اپنے رام راج کے لئے کام کرتے ہی رہیں گے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ گرچہ ہم ہزار سالوں سے ہندوؤں کے ساتھ پُرامن طور پر زندگی گزارا ، لیکن کبھی بھی گو پجاری ہندوؤں کے رحم و کرم پر نہیں، بلکہ حکمران کے کردار میں تھے۔ صرف ہمارے جہاد کو بھول جانے کی وجہ سے آج ناپاک ہندووں چوہوں کا بھیس بدل کر ہمارے آباؤ اجداد کی سرزمین میں ہی ہمارے ساتھ شیروں کی طرح سلوک کر رہے ہیں۔ اگر آج بھی ہم ان کے خلاف دوبارہ کھلے عام جہاد کا اعلان کرکے اسلحہ نہیں اٹھاتے ہیں تو صرف بابری مسجد ہی نہیں، بلکہ ہندوستان میں ہندوستانی مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔

لہذا اور سستی نہیں اور لاپرواہی کی کوئی موقع نہیں۔ ہماری غفلت کی نیند ٹوٹنے کے لئے اور کتنے بابری، اور کتنے گجرات، مظفرنگر، آسام یا دہلی دیکھنے کی ضرورت ہے؟ لہذا اے مسلمانان ہندوستان! جاگیں، انتخاب کریں اپنی عزت اور وقار کی راہ جہاد کو۔